بندے کا کام استغفار اور توبہ کرنا ہے اور نیک اعمال کر کے ان بشارتوں سے حصہ لینا ہے جو مومن کے لئے مقدر ہیں

مومن ہمیشہ تبشیر کے نشان پاتا اور ایمان و یقین میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے

عقلمند ہے وہ جو پہلوں کے واقعات اور آئندہ کی پیشگوئیوں سے سبق لیتے ہوئے اپنی دنیا و آخرت سنوارتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 دسمبر 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 دسمبر 2007ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور انور نے گذشتہ خطبہ کے تسلسل میں آنحضرت ﷺ کے ذریعہ ظاہر ہونے والے نشانات و معجزات کی مختلف آیات کریمہ کی روشنی میں خوبصورت انداز میں پُر معارف تشریح بیان فرمائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت 130 کی تلاوت کی اور گذشتہ خطبہ کے تسلسل میں یتلوا علیھم اٰیٰتک کے تحت لفظ آیت کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آیات سے مراد نشانات اور معجزات بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ دلانے والی باتیں بھی ہیں، ایمان کی طرف رہنمائی کرنے والی باتیں بھی ہیں، عذاب سے بچنے والی باتوں کی طرف توجہ بھی، آئندہ ہونے والے واقعات کی پیشگوئیاں بھی ہیں، زمین و آسمان میں مختلف موجودات، نباتات اور جمادات وغیرہ کے بارے میں علم بھی ہے اور تمدن کے صحیح راستے بتانے والی باتیں بھی ہیں۔ قرآن کریم میں اپنی ان آیات کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جو بتایا اسے آنحضرتؐ نے ہم تک پہنچایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ مفسرین نے آیت کا ایک مطلب عذاب بھی بتایا ہے جیسا کہ سورۃ بنی اسرائیل آیت 60 میں اس کا ذکر ہے۔ اصل میں یہ آیت اس طرف اشارہ کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اور ان کی جماعتوں کی سچائی ثابت کرنے کے لئے نشانات بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو تمام قوتوں کا سرچشمہ ہے، عزیز اور غالب ہے، اس نے جہاں اس میں ان لوگوں کو ڈرایا کہ ثمود کی اونٹنی کے نشان سے سبق حاصل کرو وہاں یہ بات آج کے زمانے کے لئے بھی ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ پرانے لوگوں کے واقعات قصہ پارینہ بن گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد کو کبھی نہ بھلانا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی خشیت اور خوف دل میں ہر وقت رکھنا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل کے جذب کرنے والے ہم بن سکیں۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو بہت رحم کرنے والا ہے۔ صرف عذاب کے نشانات ہی نہیں دکھاتا بلکہ بشارتیں بھی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے بہت سے عذاب ٹل جاتے ہیں یا لمبی مہلت مل جاتی ہے۔ پس بندے کا کام ہے کہ استغفار کرے، توبہ کرے، اللہ تعالیٰ کی حدود سے بار بار باہر نکلنے کی کوشش نہ کرے۔ ان حدود کی پابندی کرنا ہر مومن کا فرض ہے۔ پس ان حدود کی پابندی کریں تاکہ مومن بن کر اور نیک اعمال کر کے ان بشارتوں سے حصہ لینے والے ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے مقدر کی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ نشانوں کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ نشان دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اول نشان تخویف و تعذیب جس کو قہری نشان بھی کہہ سکتے ہیں اور دوسرے نشان تبشیر و تسکین جن کو نشان رحمت سے بھی موسوم کر سکتے ہیں۔ تبشیر کے نشان ان حق کے طالبوں اور مخلص مومنوں اور سچائی کے متلاشیوں کے لئے ظہور پذیر ہوتے ہیں جو دل کی غربت اور فروتنی سے کامل یقین اور زیادت ایمان کے طلبگار ہیں۔ مومن قرآن شریف کے وسیلہ سے ہمیشہ تبشیر کے نشان پاتا رہتا ہے اور ایمان اور یقین میں ترقی کرتا جاتا ہے۔ پس عقلمند ہے وہ جو پہلوں کے واقعات اور آئندہ کی بیان کردہ پیشگوئیوں سے سبق لیتے ہوئے اپنی دنیا و آخرت سنوارتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر مختلف حوالوں سے یہ ذکر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کو دیکھ کر جو لوگ ایمان لاتے ہیں، ان میں کیا خصوصیات ہونی چاہئیں۔ صبر اور شکر ایک مسلسل عمل اور جدوجہد کو چاہتا ہے، استقلال کے ساتھ نیکیوں پر چلتے چلے جانے کا نام صبر و شکر ہے۔ ایک تسلسل سے اس جہاد اکبر کی ضرورت ہے جو قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کے ذریعہ کرنا ہے جس میں اپنے نفس کی صفائی بھی ہے، دعوت الی اللہ بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی شکرگزاری بھی ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم سننے والوں کے لئے زندگی بخش کلام ہے پس اس روحانی پانی کا فائدہ اس تعلیم پر عمل کرنے والوں کے لئے ہی ہے۔

حضور انور نے آخر پر پاکستان کے موجودہ حالات کے پیش نظر ساری دنیا کے احمدیوں کو پاکستان کی سالمیت، امن و امان اور حالات کی بہتری کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔